Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۷ صفر ۱۳۹۷ھ ۲۷ صلح ۱۳۵۶ ہش ۲۷ جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۲

گھانا (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا

ملک کے مختلف علاقوں کے ۲۰ ہزار سے زائد افریقن احمدی احباب جلسہ میں شامل ہوئے

اس موقعہ پر احبابِ جماعت نے قریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن پاک کیلئے پیش کیا

جلسہ کی کارروائی کی ٹیلیویژن ریڈیو اور مقامی اخبارات کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی

گھانا (مغربی افریقہ) سے بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہاں کی احمدی جماعتوں کا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ ملک کے طول و عرض سے بیس ہزار سے بھی زائد افریقن احمدی احباب نے اپنے اس جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ ملک کے اخبارات، ٹیلیویژن اور ریڈیو کے ذریعہ وسیع پیمانے پر جلسہ کی کارروائی نشر ہوئی۔ اس موقع پر احباب نے کم و بیش ساڑھے تین لاکھ روپیہ قرآن کریم کی اشاعت اور تبلیغ اسلام کے لئے بطور چندہ پیش کیا۔ اس سلسلہ میں مبلغ انچارج گھانا مشن مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے بذریعہ تار مندرجہ ذیل اطلاع بھجوائی ہے:۔

"سالٹ پانڈ (گھانا۔ مغربی افریقہ)۔ گھانا کی احمدی جماعتوں کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ یہاں منعقد ہوا۔ ملک کے طول و عرض سے ۲۰ ہزار سے بھی زائد افریقن احمدی احباب نے اِس جلسہ میں شمولیت کی توفیق پائی اور جملہ کارروائی کو ہمہ تن گوش ہو کر سُنا۔ اس موقع پر احبابِ جماعت نے ۲۵ ہزار سٹرلنگ (قریباً اکیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ یعنی قریباً ساڑھے تین لاکھ روپیہ) تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن پاک کے لئے چندہ کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ گذشتہ سال کے جلسہ پر جو رقم احباب نے پیش کی تھی یہ رقم خدا کے فضل سے اس سے دُگنی ہے، الحمد للہ۔

ہمارے جلسہ کی کارروائی کو ٹیلیویژن پر بھی دکھایا گیا۔ مقامی اخبارات اور ریڈیو نے بھی وسیع پیمانے پر کارروائی کو نشر کیا۔ یہاں کے کثیر الاشاعت اور مشہور اخبار "غانین ٹائمز" نے اپنے اداریہ میں جلسہ کی شاندار کامیابی کو بہت سراہا، ثم الحمد للہ"

(مرسلہ:۔ وکالتِ تبشیر ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۷ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی زیادہ ہے اور ضعف کی شکایت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

سپاسِ تعزیت

(محترمہ صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بیگم محترم مرزا رشید احمد صاحب)

میرے بیٹے عزیز مرزا شمیم احمد مرحوم کی اچانک وفات پر احمدی بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے مجھے خطوط اور تاروں وغیرہ کے ذریعہ بڑی کثرت کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کے پیغامات موصول ہوئے تھے۔ چونکہ اس سانحہ کے معاً بعد میں خود بیمار ہو گئی اور بیماری شدت اختیار کرتی چلی گئی اس لئے باوجود خواہش اور ارادہ کے میں فرداً فرداً ان کے جواب نہ دے سکی۔ اب میں بذریعہ الفضل ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین ــــ میں اب بھی بہت بیمار ہوں گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ جماعت کے احباب پہلے بھی میرے لئے دعا کر رہے ہیں میری مکرر یہ درخواست ہے کہ وہ اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں اور بالخصوص عزیز مرزا شمیم احمد مرحوم کی اہلیہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ امۃ السلام (بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض مصروفیات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ۵ فروری سے ۱۴ فروری تک ملاقات نہیں ہو گی

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۶ ہش
۲۷ جنوری ۱۹۷۷ء

مسابقت علی الخیرات کا جوش اور اسکی اہمیّت

یہ امر قرآن مجید سے بالبداہت ثابت ہے (اور ہم قبل ازیں اِس پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں) کہ وہ ایمان جو محض زبان کے اقرار تک محدود ہو اور اعمالِ صالحہ کی تصدیق جس کے ساتھ نہ ہو اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور عند اللہ اس کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے بموجب احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں اس لئے آپ نے یہ امر اپنے متبعین کے بار بار ذہن نشین کرایا کہ وہ محض بیعت کر لینے کو ہی کافی نہ سمجھیں بلکہ اعمالِ صالحہ بجا لا کر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں تا قیامِ جماعت کی اصل غرض پوری ہو۔

ذیل میں ہم حضور علیہ السلام کے بعض ایسے ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں جن میں آپ نے اعمالِ صالحہ کی اہمیت واضح کر کے انہیں پورے تعہد کے ساتھ بجالانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اِس ضمن میں حضورؑ نے سب سے زیادہ زور اِس امر پر دیا کہ کوئی شخص محض نام لکھا کر اس پاک جماعت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ عند اللہ داخل وہی شمار ہوگا جو اسلام کی تعلیم پر پورے اخلاص اور حسنِ نیت کے ساتھ عمل پیرا ہوگا۔ مثال کے طور پر حضورؑ نے ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقتِ سیر اپنے اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی کوشش اور ہمّت کے موافق عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اِس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو در اصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا، اُس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اِس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹)

اِس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے ایک لطیف مثال کے ذریعہ واضح فرمایا کہ اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں انسان کے اندر کس طرح روحانی مدارج طے کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور اِس صلاحیت کو بروئے کار لا کر اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کا طریق کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"اعمال پَروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور اُن اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو اُن کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ پرندوں میں فہم ہوتا ہے۔ اگر وہ اِس فہم سے کام نہ لیں تو جو کام ان سے ہوتے ہیں نہ ہو سکیں۔ مثلاً شہد کی مکھی میں اگر فہم نہ ہو تو وہ شہد نہیں نکال سکتی اور اسی طرح نامہ بر کبوتر جو ہوتے ہیں ان کو اپنے فہم سے کس قدر کام لینا پڑتا ہے، کس قدر دُور دراز کی منزلیں وہ طے کرتے ہیں اور خطوط پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح پر پرندوں سے عجیب عجیب کام لئے جاتے ہیں۔ پس پہلے ضروری ہے کہ آدمی اپنے فہم سے کام لے اور سوچے جو کام میں کرنے لگا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے اور اس کی رضا کے لئے ہے یا نہیں۔ جب یہ دیکھ لے اور فہم سے کام لے تو پھر ہاتھوں سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ سستی اور غفلت نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹، ۴۴۰)

ایمان میں تصدیق باللسان کے علاوہ تصدیق بالقلب اور تصدیق بالعمل کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے صرف اعمالِ صالحہ بجا لانے ہی کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ اِس امر پر زور دیا کہ اِس جماعت میں شامل ہونے کے بعد آپ کے احباب اپنے اندر مسابقت علی الخیرات کا جوش پیدا کریں یعنی اعمالِ صالحہ بجا لانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں چنانچہ فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے اِسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے، خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سُستی اور کسل نہ ہو، کیونکہ اگر سُستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹)

اِس کی وجہ حضورؑ نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جماعت اِس آخری زمانہ میں بنائی ہی اِس لئے ہے کہ تا اِس میں شامل ہونے والے تمام دُنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہریں اور اپنے پاک نمونہ کے ذریعہ دوسروں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ چنانچہ ایک موقع پر حضورؑ نے مسابقت علی الخیرات کا جوش اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میری یہ باتیں اِس لئے ہیں تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اِس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلامِ الٰہی سے کام لو تاکہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

پس اِس زمانہ میں جبکہ دُنیا تقویٰ، اعمالِ صالحہ اور روحانیت سے خالی ہو چکی ہے ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مسابقت علی الخیرات کا جوش اپنے اندر پیدا کرنے اور اعمالِ صالحہ بجا لا کر دوسروں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کی عظیم ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اپنی اِس ذمہ داری کو کمال تعہد کے ساتھ ادا کرنا اور کرتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔

کریما! پردہ پوشی، پردہ پوشی

نزاعِ جسم و جاں سے کون گزرا
خیالِ این و آں سے کون گزرا

مہ و انجم ہیں گردِ راہ کس کے
فرازِ آسماں سے کون گزرا

بساطِ آگہی کس نے اُلٹ دی
حدِ سُود و زیاں سے کون گزرا

دعا کی سیف کس کے ہاتھ آئی
غمِ تیر و کماں سے کون گزرا

درو بامِ یقیں کس نے سجائے
خم و پیچِ گماں سے کون گزرا

کسے معلوم کیا ہے سجدہ ریزی
تمہارے آستاں سے کون گزرا

نہ تھا ایسا کبھی پھولوں پہ جوبن
چمن کے درمیاں سے کون گزرا

یہ دھڑکن تھی مگر ایسی کہاں تھی
خدا جانے یہاں سے کون گزرا

نہ آنسو ہیں نہ آہیں ہیں نہ نالے
مرے قلبِ تپاں سے کون گزرا

کریما! پردہ پوشی، پردہ پوشی
سلامت امتحاں سے کون گزرا

مبشر یہ محمدؐ کا جگر تھا
وگرنہ لامکاں سے کون گزرا

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کی امتیازی شان

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۲)

الگ نام رکھنے اور جماعت بنانیکی وجہ

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مہدی موعود نے اپنے عالمگیر روحانی سلسلہ کے لئے "مسلمان فرقہ احمدیہ" یا "احمدی مذہب کے مسلمان" (اشتہار حضرت مسیح موعودؑ) کا الگ نام کیوں تجویز فرمایا؟

اس نہایت اہم سوال کے دو جواب ہیں

پہلا جواب یہ ہے کہ یہ نام صداقتِ اسلام کا زندہ اور دائمی نشان ہے، اور پاک نوشتوں کے عین مطابق ہے چنانچہ فقہ حنفی کے مسلّمہ امام اہلسنت اور شارح مشکوٰۃ شریف حضرت امام علی القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) تہتر فرقوں والی مشہور عالم حدیثِ نبوی کی شرح میں خبر دی کر والی مشہورِ عالم حدیث نبوی کی شرح میں خبر دی کہ

وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ
هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ
الْبَيْضَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ
وَالطَّرِيْقَةِ النَّقِيَّةِ
الْاَحْمَدِيَّةِ"

اور ناجی فرقہ اہلسنت کا وہ فرقہ ہے جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام علی القاری کے ہمعصر تھے۔ آپ پر اس سلسلہ میں مزید انکشاف ہوا اور آپ نے الہام الٰہی سے خبر پا کر اپنی کتاب "مبدء ومعاد" میں یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔

"واقول قولاً عجیباً لم یسمعہ احدٌ وما اخبر بہ مخبرٌ باعلام اللہ سبحانہ والہامہ تعالیٰ ایای بفضلہ وکرمہ آنکہ بعد از ہزار و چند سال از زمان رحلت آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتحیات زمانے می آید کہ حقیقت محمدی از مقام خود عروج فرماید و بمقام حقیقت کعبہ متحد گردد۔ ایں زمان حقیقت محمدی حقیقت احمدی نام یابد"

ترجمہ۔ میں ایک عجیب بات کہتا ہوں جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے صرف مجھے بتائی ہے اور مجھی پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ سرورِ کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات کی رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ جب حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقتِ کعبہ میں متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہو جائیگا

(مبدء ومعاد)

دوسرا جواب خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی زبان مبارک سے ۵/اکتوبر ۱۹۰۵ء کو دہلی کی ایک مجلس میں دیا۔ حضور نے فرمایا:-

"ہمارا کاروبار خدا کی طرف سے ہے ...... ہم مسلمان ہیں اور احمدی ایک امتیازی نام ہے۔ اگر صرف مسلمان نام ہو تو شناخت کا تمغہ کیونکر ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ ایک جماعت بنانا چاہتا ہے اور اس کا دوسروں سے امتیاز ہونا ضروری ہے بغیر امتیاز کے اس کے فوائد مترتب نہیں ہوتے ...... احمد کے نام میں اسلام اور اسلام کے بانی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتصال ہے اور یہ اتصال دوسرے ناموں میں نہیں۔ احمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ اسلام احمدی ہے اور یہ احمدی اسلام ہے ...... احمدی ایک امتیازی نشان ہے ...... خدا کے نزدیک جو مسلمان ہیں وہ احمدی ہیں!"

(اخبار بدر نمبر ۲۳ جلد ۱)

علامہ اکبر الہ آبادی کا مشہور شعر ہے:-

مسلماں تو وہ ہیں جو ہیں مسلماں عالم بالا میں

عقائد احمدیت کی پہچان کا فیصلہ کن معیار

معزز سامعین!! حضرت بانی احمدیت کی ان سب واضح اور بصیرت افروز تصریحات سے عقائد احمدیت کے شناخت کرنے اور پہچاننے کا یہ فیصلہ کن معیار ہمارے ہاتھ میں آ جاتا ہے کہ:-

"ہر وہ عقیدہ جس سے محبوبِ حضرت احمدیت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محمدیت کا اظہار ہو احمدیت کا عقیدہ ہے، خواہ وہ کسی اسلامی مکتبہ فکر کی قدیم وجدید کتابوں یا بزرگوں اور محققوں کی زبان و قلم سے بیان ہو رہا ہو۔ الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن۔ مگر جس عقیدہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی و بے حرمتی کا ذرہ برابر بھی احتمال یا اندیشہ ہو وہ ہرگز ہرگز احمدیت کا عقیدہ نہیں ہو سکتا اور میں ربِّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے زمین اپنی رفتار ترک کر سکتی ہے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر ایک سچا احمدی کبھی ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا جو شانِ محمدیت کو داغدار کرنے والا ہو۔ خاتمیتِ محمدی کا محافظ آسمانوں کا خدا ہے اور احمدی زمین پر حضرت خاتم النبیین اور آنحضور کی امت کے ادنیٰ خادم ہیں۔ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے اور عشقِ رسول جماعت احمدیہ پر ختم ہے۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

جماعت احمدیہ کی روح ایمانی اور غیر مسلم

اور تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے اس آسمانی اعزاز کو برقرار رکھنے کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پیش کرنے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کی روح ایمانی اور قوتِ استقامت کو دیکھ کر غیر مسلم طاقتیں بھی حیرت زدہ ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ مفتون نے اخبار "ریاست" ۱۶/مارچ ۱۹۵۲ء میں لکھا تھا کہ:-

"جو لوگ احمدیوں کے مذہبی کیریکٹر اور ان کے بلند شعار سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کے تمام احمدی ہلاک ہو جائیں ان کی تمام جائداد لوٹ لی جائے صرف ایک احمدی زندہ بچ جائے اور اس احمدی سے یہ کہا جائے کہ اگر تم بھی اپنا مذہبی شعار تبدیل نہ کرو گے تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا تو یقیناً دنیا میں زندہ رہنے والا واحد احمدی بھی اپنے شعار کو نہیں چھوڑ سکتا۔ مرنا اور تباہ ہونا قبول کرے گا۔" (اخبار ریاست دہلی ۱۶/مارچ ۱۹۵۲ء)

عاشقوں کا شوقِ قربانی تو دیکھ
خون کی اس راہ میں ارزانی تو دیکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اکیلا کفر سے زور آزما
احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ
(کلام محمود)

عشقِ رسول کے منافی خیالات اور احمدیت

اس واضح حقیقت اور معیار کو ذہن نشین کر لینے کے بعد یہ سمجھنا چنداں مشکل نہیں کہ جماعت احمدیہ ہی کو یہ منفرد اور ممتاز حیثیت حاصل ہے کہ وہ ان سب روایات کو فتنہ انگیز بے بنیاد اور جعلی سمجھتی ہے جن میں سید المطہرین سردار دو عالم، فخر دو عالم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی شیطانی الہام کا ذکر ہے۔
(جمالین مع کمالین ص۲۸۲)

یا معاذ اللہ جن میں حضرت سیدہ زینب سے تعشق اور اپنے نکاح میں لانے کے لئے سبحان اللہ یا مقلب القلوب" کی دعا وضع کی گئی ہے۔ (مراح لبید جلد ۲ ص۲۴۲)

ایسے ہی یہ وضعی اور جعلی کلمے مثلاً
لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ
لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ
لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ
لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ
لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ

وغیرہ اس قسم کے کسی کلمہ کی تحریک احمدیت ہرگز قائل نہیں (احمدیت کا پیغام) وہ صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتی ہے جو سلسلہ انبیاء میں تنہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا ہے۔ اور قلعہ اسلامی میں داخلے کا واحد شاہی دروازہ ہے۔

چنانچہ حدیث نبوی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہی کلمہ طیبہ ہی لکھا ہوا دیکھا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ خدا نے اپنے مقدس نام کے ساتھ ایسے ہی انسان کا نام ملایا ہوگا جو اس کی جناب میں یقیناً تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہوگا۔
(دلائل بیہقی، حاکم، طبرانی
بحوالہ نشر الطیب ص۱۳-۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دعا فرمائی
اللھم انک بعثتنی بھذہ
الکلمۃ و امرتنی بھا
ووعدتنی علیھا الجنۃ
وانت لا تخلف المیعاد۔
(الترغیب والترہیب جلد ۳ ص۵)

اے میرے اللہ تو نے ہی مجھے یہ مبارک کلمہ دے کر مبعوث فرمایا ہے۔ تو نے ہی اس کے پڑھنے اور پھیلانے کا حکم دیا ہے اور مجھ سے اس پر جنت کا وعدہ دیا ہے تو سچے وعدوں والا خدا ہے

۱۸۸۸ء میں ایک یورپین مسٹر شومان نے حضرت شیخ الاسلام قسطنطنیہ کی خدمت میں لکھا کہ وہ اسلام اختیار کرنا چاہتا ہے اسے مسلمان ہونے کا طریق بتایا جائے۔ شیخ الاسلام کا جواب مسٹر آرنلڈ کی کتاب دعوت اسلام (THE PREACHING OF ISLAM) میں موجود ہے۔ انہوں نے تحریر فرمایا:-

"اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ خدا ایک مانے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا یقین کرے یعنی دل سے اس پر ایمان رکھے اور الفاظ میں اس کا اقرار کرے جیسے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے الفاظ ہیں۔ جو شخص اس کلمہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ کسی کی منظوری حاصل کرے"
(ترجمہ ص ۲۵۰ ناشر نفیس اکیڈیمی کراچی)

۲۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص
ناشر اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)
شیخ الکل جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی کا فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت نزع میں کلمہ شہادت کا مضمون بھی انگریزی میں ادا کرے اور پھر فوت ہو جائے تو وہ بلاشبہ مسلمان سمجھا جائیگا

مقام محمد عربی سے بے خبری

آہ! چشم فلک کو اس تاریک دور میں مقام محمد عربیؐ سے بے خبری کے بھی کیسے کیسے لرزہ خیز نظارے دیکھنے پڑے ہیں۔

چند سال ہوئے برصغیر میں ایک رسالہ "دعائے ماثورہ گنجینہ رحمت" چھپا جس میں یہ انتہائی شرمناک جعلی روایت درج تھی کہ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ابلیس کو سکھائی اور پھر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ (معاذ اللہ معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اگر آپ جنت میں جانا چاہیں تو یہ دعائے مبارک ابلیس سے سیکھ لیں
(ص۵-۶ ناشران شیخ غلام حسین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور)

اسی طرز کی اخلاق سوز روایات ہی تھیں جن کو پڑھ کر بیسویں صدی کے آغاز میں پٹیالہ کے ایک شخص نے یہ عقیدہ وضع کر لیا تھا کہ نجات اخروی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو علم ہوا تو آپ نے اُسے فی الفور جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا اور ارشاد فرمایا:-

"وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا۔ ۔ ۔ اور اسی نے میرے ساتھ ہمکلام ہو کر مجھے یہ بتلایا کہ وہ نبی جس نے قرآن پیش کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ سچا نبی ہے اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے نجات ہے۔ اور بجز اس کی متابعت کے ہرگز ہرگز کسی کو کوئی نور حاصل نہیں ہوگا اور جب میرے خدا نے اس نبی کی قیمت اور قدر اور عظمت میرے پر ظاہر کی تو میں کانپ اٹھا اور میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا اسی طرح اس مقدس نبی کا لوگوں نے قدر شناخت نہیں کیا جیسا کہ حق شناخت کرنے کا تھا اور جیسا کہ چاہیئے لوگوں کو اب تک اس کی عظمتیں معلوم نہیں۔ وہی ایک نبی ہے جس نے توحید کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا۔ وہی ایک نبی ہے جو ایسے وقت میں آیا جب تمام دنیا بگڑ گئی تھی اور ایسے وقت میں گیا جب ایک سمندر کی طرح توحید کو دنیا میں پھیلا گیا اور وہی ایک نبی ہے جس کے لئے ہر ایک زمانہ میں خدا اپنی غیرت دکھلاتا رہا ہے اور اس کی تصدیق اور تائید کے لئے ہزارہا معجزات ظاہر کرتا رہا ہے اسی طرح اس زمانہ میں بھی اس پاک نبی کی بہت توہین کی گئی اس لئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور سب گزشتہ زمانوں سے زیادہ جوش مارا اور مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تاکہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں"
(مجموعہ اشتہارات ص۵۲۶، ۵۲۷)

مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
(باقی)

تقریب شادی

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کے بیٹے عزیز عبد الغفور سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی مورخہ ۱۲/۱۶ بروز جمعرات عزیزہ طاہرہ سعید بنت چوہدری عبد الحمید صاحب انکم ٹیکس کمشنر آفس لاہور سے قرار پائی محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے چھ ہزار پانچ صد روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ مورخہ ۱۸/۱۲ بروز ہفتہ چوہدری عبد العزیز صاحب نے اپنے مکان دار البرکات ربوہ میں دعوت ولیمہ دی جس میں بزرگان سلسلہ اور دیگر عزیزوں نے برکت فرمائی اس موقعہ پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔
میجر عبد الکریم ملتان کینٹ

مطالعہ کتب

ماہ تبلیغ (فروری) میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الفاخ قدسیہ مقرر ہے۔ قائدین خدام سے مطالعہ کرائیں۔
مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری گذارش

ایسے قائدین خدام الاحمدیہ ناحال رپورٹ ماہ دسمبر ارسال نہ فرما سکے ہوں جلد ارسال فرمائیں
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر ماہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں بر وقت اور باقاعدہ بھجوانا مجلس کی اہم ذمہ داری ہے
(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۲۸

مَیں کرم الٰہی ولد پیر اندتہ صاحب قوم راٹھر پیشہ زمیندارہ عمر ۹۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی زمین ۷۰ کنال -/۳۵۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۴۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ کرم الٰہی ولد پیر اندتہ صاحب ساکن چونترہ ضلع راولپنڈی۔
گواہ شد۔ سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔
گواہ شد۔ فضل حسین صدر جماعت احمدیہ چونترہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۲۹

مَیں حفیظ احمد بھٹی ولد محمد یوسف بھٹی صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن نزد مسجد احمدیہ چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت -/۵۰۰۰ روپے ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ حفیظ احمد بھٹی ولد محمد یوسف بھٹی صاحب نزد مسجد احمدیہ چکوال ضلع جہلم۔
گواہ شد۔ خواجہ محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ چکوال۔
گواہ شد۔ ملک مبارک احمد ولد ملک کرم دین صاحب سیکرٹری مال چکوال۔

مسل نمبر ۲۲۹۳۰

مَیں مبارکہ مسعودہ زوجہ چوہدری مبشر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۹ ماشے مالیتی -/۴۵۰ روپے
۳- گھڑی مالیتی -/۱۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ مسعودہ زوجہ چوہدری مبشر احمد صاحب ۱-F-7 ویسٹ کراچی ۲۲۔
گواہ شد۔ غلام احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔
گواہ شد۔ مسعود احمد پرویز وصیت نمبر ۲۲۲۷۸ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۳۱

مَیں محمد طفیل گھمن ولد چوہدری سلطان احمد صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن پنجگرائیں گھمن ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد طفیل گھمن جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۳۲

مَیں افتخار احمد گوندل ولد چوہدری مختار احمد صاحب گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپے بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ افتخار احمد گوندل ولد چوہدری مختار احمد صاحب گوندل ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ منیر احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد۔ ریاض محمود باجوہ ولد چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ منتظم تربیت۔ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

اطفال الاحمدیہ کے
سالانہ مرکزی امتحانات

قائدین مجالس، ناظمین اور مربیان اطفال مطلع رہیں کہ امسال اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۷-۲۹ مئی بروز جمعہ، اتوار منعقد ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔ تمام اطفال کو کورس کے مطابق پوری طرح امتحان کی تیاری کروائی جائے۔

مہتمم اطفال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دعائے مغفرت

میری بہن محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ہاشمی مرحوم ۷ ار جنوری کو سانگلہ ہل کے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی پر سوار ہونے سے قبل حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر پچاس سال تھی۔

مرحومہ نے خاوند کی وفات کے بعد ایک لمبا عرصہ بیوگی کا نہایت صبر و شکر سے گزارا۔ چار بچوں کی پرورش کی اور انہیں تعلیم دلائی۔ مرحومہ کا جنازہ ان کے بیٹے ضیاء القمر ربوہ لائے جہاں ۸ ار جنوری کو مسجد مہدی گولبازار کے قریب مولانا سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کو جنات نعیم میں اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(حکیم محمد اسلم فاروقی دار العلاج رحمت بازار۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب کوئی شخص اپنے آپکو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کیلئے کافی ہوتا ہے

گناہ بیرونی اثرات سے پیدا ہوتے ہیں ورنہ انسانی فطرت اپنی ذات میں پاکیزہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ جو میرے ساتھ تعلق رکھنے والے بندے ہیں ان پر شیطان کا قبضہ کبھی نہیں ہو سکتا اور نہ اُن پر لالچ اور ڈر اور خوف وغیرہ کا کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا اور تیرا رب اپنے بندے کا وکیل یعنی نگران ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائیگا تو شیطان اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہاں کَفٰی کا لفظ ..... استعمال کر کے بتا دیا کہ اس سورۃ میں خدا تعالیٰ کے کافی ہونے کا ذکر ہے۔ جب کوئی شخص اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو پھر کارساز ہونے کے لحاظ سے خدا تعالیٰ اسکے لئے کافی ہوتا ہے اور شیطان اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ اگر ورثہ کے گناہ کی وجہ سے ہر انسان پیدائشی طور پر ناپاک ہوتا... تو ایسے لوگ خواہ تقویٰ اختیار کرتے خواہ اپنے آپکو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ضرور تباہ ہو جاتے مگر ایسا نہیں ہوتا جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ گناہ بیرونی اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے فطرت اپنی ذات میں پاکیزہ ہے۔ آگے اس کی دلیل دیتا ہے اور فرماتا ہے رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ؀ تم گناہ کو ایک خطرناک طوفان سمجھتے ہو۔ ایک ایسی آفت خیال کرتے ہو جو تباہ کر دینے والی ہوتی ہے اور تم گناہ کو دیکھ کر سمجھتے ہو کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس نے انسان کے اندر ڈیرہ ڈال لیا ہے اور اب یہ اس سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ مگر فرماتا ہے گناہ اپنی ذات میں کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ سارا وہم ہے۔ اس کی موٹی مثال سمندر ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں۔ دخانی کشتیاں تو اب بھی چلتی ہیں جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں سَودے لے جاتی ہیں۔ لیکن پہلے زمانہ میں بادبانی کشتیوں کا رواج تھا جو ہَوا کے زور پر چلتی تھیں۔ فرماتا ہے کشتیوں کا انحصار ہی ہَوا پر ہے لیکن کبھی ہَوا طوفان بھی بن جاتی ہے۔ جب وہ حد سے بڑھ جاتی ہے تو طوفان کہلاتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ کبھی کبھی ہَوا طوفان بن جاتی ہے۔ جب دنیا میں ہَواؤں سے کشتیاں چلا کرتی تھیں اگر دنیا سے کہا جاتا کہ ہوائیں بند کی جائیں یا طوفان بند کئے جائیں تو ساری دنیا پکار اُٹھتی کہ طوفان کا کیا ہے یہ تو کبھی کبھی آتا ہے اگر ہوائیں بند ہو گئیں تو ہماری تجارتیں ماری جائیں گی اور ہماری روزی کا سارا سامان جاتا رہے گا۔ اگر طوفان کے نتیجہ میں ہزاروں کشتیوں میں سے کوئی ایک ڈوب بھی جاتی ہے تو کیا ہوا۔ یہ مثال بیان فرما کر اللہ تعالےٰ اس امر کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ تم گناہ گناہ کرتے ہو حالانکہ وہ تو ایک اعتدال کا نام ہے۔ جس طرح وہی ہَوا جو جہازوں کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک لے جاتی ہے بعض دفعہ طوفان بن جاتی ہے۔ اسی طرح وہی قوتیں جو انسان کی ترقی اور اس کے فائدہ کے لئے اس کے اندر رکھی گئی ہیں جب بگڑ جاتی ہیں تو انہی کا نام گناہ بن جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم صـ ۲۹-۳۰)

ایک نیک تمنّا ـــــ ایک نیک توقع

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے بارے میں فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ جو بیس پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔" (الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۵۸ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اور موقع پر فرمایا :-

"اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ یعنی چھ لاکھ روپیہ ماہوار۔ اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے مُلک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری اصلاح وارشاد کی شاخ نہ ہو۔" (خطبہ جمعہ فردہ ۳ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے نانا میاں محمد شریف صاحب جنجوعہ ۲۴ر جنوری کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں جو سب بفضلہٖ شادی شدہ ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔ احبابِ جماعت بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمود احمد ظفر۔ دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ)

ملتان ڈویژن کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون نمبر ۷۳۸۸۳

وقفِ عارضی میں شمولیت کی اہمّیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اُترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔" (الفضل ۲۰ر اپریل ۱۹۶۶ء)

"مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف (عارضی) چاہئیں۔ اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں جماعت کی تربیت نہیں کر سکتے" (الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء)

احبابِ جماعت کو شمسی ہجری کا ۱۳۵۶ سالِ نَو (مطابق ۱۹۷۷ء) مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نئے عزم اور جذبہ کے ساتھ اپنے اوقات کی قربانی کرتے ہوئے وقفِ عارضی میں زیادہ سے زیادہ حصہ پانے کی توفیق بخشے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ نصرت جہاں بیگم بنت محمد شفیع صاحب سلیم پوری کا نکاح ہمراہ مکرم حافظ امیر حسین صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۶ء بروز سوموار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

مبارک احمد بن محمد شفیع صاحب سلیم پوری
سی ۲۲۴۔ لالہ رخ۔ واہ کینٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴